دعوت و تبلیغ کا داعی

سلسلہ نمبر 146 | ربیع الاول 1446ھ | ستمبر 2024

تکبر شیطانی خصلت

ڈاکٹر مفتی نعمان نعیم

رئیس و مہتمم

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

شعبہ تصنیف و تحقیق

www.islaaheummat.com | contact@islaaheummat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تکبر شیطانی خصلت

تکبر کی حقیقت:

اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسرے کو حقیر جاننا۔ معلوم ہونا چاہیے کہ تکبر ایک باطنی خُلق ہے۔اس سے کچھ اعمال صادر ہوتے ہیں جو اس کا ثمرہ ہیں۔ پھر وہ اعضاء پر ظاہر ہوتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ اپنے آپ کو صفات و کمال میں دوسرے سے فوقیت دے۔جب انسان اپنے آپ کو بڑا دیکھے گا تو لازماً دوسروں کو حقیر و ذلیل سمجھے گا۔ متکبر کی صفت یہ ہے۔ کہ وہ عوام کی طرف جہالت اور حقارت سے ایسے دیکھتا ہے جیسے گدھوں کی طرف دیکھتا ہے۔

تکبر کی آفت بڑی عظیم ہے:

اس میں عوام ہلاک ہوتے ہیں ، چاہے حکمران ، سیاست دان ، ڈاکٹر، انجینئر،افسران، مدیران ، آدباء ،فضلاء،دنیاوی اسٹار بلکہ ہر قسم کے ستارے شامل ہیں اور عابد، زاہد اور علماء بھی اس سے کم ہی بچتے ہیں۔

تکبر تمام رزائل کی جڑ ہے۔ جھوٹ ، حرص، ہوس ، خوشامد ، مفاد پرستی ، بغض، انتقام ،غصہ، ظلم، کینہ، حسد اور اختلاف اسی سے پیدا ہوتا ہیں۔ کیونکہ اختلاف کی نوبت وہیں سے آتی ہے جبکہ ہر شخص اپنے کو دوسرے سے بڑا سمجھتا ہے۔

تکبر تمام مفاسد حتیٰ کہ شرک و کفر کی بھی جڑ ہے:

دنیا میں جو بھی کافر ہوا وہ اپنے نفس کے کبر کی وجہ سے کافر ہوا۔ تکبر کا جو معنی دوسروں کو ذلیل اور اپنے آپ کو ان سے بڑا جاننا یہ اللہ کے حکم کی نافرمانی ہے۔ جیسے آدم علیہ السلام پر ابلیس کے تکبری نے اُسے اپنے رب کے حکم کی تعمیل سے روک دیا۔

- تواضع انبیاء علیہم السّلام اور صلحاء کے کریمانہ اخلاق اور عادات میں سے ہے اور تکبر کفار وفرعون و نمرود قسم کے لوگوں کا شیوہ ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

- "وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو وہ تکبر کیا کرتے تھے"

(سورۃ الصافات ۳۰)

- "اور ہم نے قارون، ہامان کو بھی ہلاک کیا۔ اور ان کے پاس موسیٰ علیہ السلام کھلی دلیل لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے زمین میں سرکشی کی اور بھاگ نہ سکے۔"

(سورۃ العنکبوت ۳۹)

- "جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب زلیل ہو کر جہنم میں داخل ہونگے۔"

(سورۃ مومن ۶۰)

- "جہنم کے دروازوں میں داخل ہوئ۔ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہو متکبرین کا وہ بڑا ٹھکانہ ہے۔" **(سورۃ الزمر ۷۶)**

- ”حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ عظمت میرا تہبند ہے اور کبریائی میری چادر۔ جو کوئی ان دونوں کو مجھ سے چھیننا چاہے گا۔ میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔“

✓ شیطان مردود نے تکبر کی وجہ سے آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیااور ملعون ہوا۔

✓ محققین حضرات نے فرمایا کہ آسمان پر سب سے پہلے گناہ شیطان نے تکبر سے کیااس سے پہلے کوئی گناہ نہیں ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسکے دل میں زرہ برابر کبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

(سورۃالنحل ۲۳)

✓ جس نے اللہ کے واسطے تواضع کی، پس وہ اپنے نزدیک چھوٹا ہے اور لوگوں کی نظر میں بڑا ہوتا ہے۔ اور جس نے تکبر کیا خدا تعالیٰ اس کو گرا دیتا ہے۔ پس وہ لوگوں کی نظر میں حقیر ہوتا ہے اور صرف اپنے دل میں بڑا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگوں کی نزدیک کتے اور سُور سے بھی زیادہ ذلیل ہوتا ہے۔

✓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہلاک کرنے والی یہ چیزیں ہیں وہ خواہش نفسانی جس کا اتباع کیا جائے۔ اور حرص جس کی پیروی کی جائے۔ اور آدمی کا اپنے نفس پر اترانا۔ اور یہ سب میں سخت ہے۔ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم نے کہا۔ میں متکبر لوگوں کے لئے منتخب ہوا ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جابر اور متکبر لوگ قیامت کے دن چیونٹیوں کی صورت میں اکٹھے کئے جائیں گے۔ اور ان کو لوگ پاؤں تلے روندیں گے۔ کیونکہ وہ اللہ کی نگاہ میں ذلیل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنا کپڑا تکبر سے زمین پر لٹکایا۔ اللہ تعالے قیامت کے دن اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔سفیان بن عیینہ نے فرمایا۔ جب نافرمانی تکبر کی وجہ سے ہو تو اس پر لعنت کا خوف ہے۔ ابلیس نے تکبر کی بنا پر نافرمانی کی تو اس پر لعنت برسی۔ قیامت کے دن متکبر لوگوں کی شکلیں تو انسانی والی ہوں گی مگر جسم چیونٹی کے برابر ہوگا۔ ذلت وخواری ہر طرف سے اُن کا احاطہ کئے ہوں گی۔ دوزخ کی آگ میں چلیں پھریں گے اور اہل دوزخ کا پیپ بنئیں گے۔ متکبر آدمی ہمیشہ احمق ہوتا ہے۔ جیسے کبر کے لئے حماقت لازم ہے۔ایسے ہی حماقت کے لے، کبر لازم ہے۔ تکبر کے عدم کا اگر خیال آیا کہ میں تکبر نہیں کرتا تو وہ بھی شعبۂ تکبر ہے۔ کیونکہ چمار کبھی یہ بھی خیال نہیں کرے گا کہ میں شیخی نہیں بھگارتا۔

- ✓ متکبر آدمی تکبر اپنے افعال سے اظہار کرتا ہے۔ مثلاً

مجلس میں بلند مقام پر بیٹھے۔	ساتھیوں سے آگے بڑھے۔
ان کے حق میں کوتاہی کرے۔	ان پر اعتراض کرے۔
اپنے رخسارے کو ٹیڑھا کرے۔	اُن سے منہ پھیرتا رہے۔

اس طرح رہے گویا کہ لوگوں کو گندھا سمجھتا رہے۔

اپنی زبان سے تکبر کا اظہار کرے۔ مثلاً مخاطب کو کہے۔ تم غریبوں کے پاس کیا ہے؟ تمہارے پاس کھونے کے لئے کیا بچا؟ اور ہمارے پاس پانے کے لئے کیا باقی رہا؟

- ✓ اسی طرح مال ، جمال، طاقت اور متبعین کی کثرت وغیرہ سے تکبری کرے۔ اسی طرح اقوال سے بھی تکبری کرے۔ آواز ، لہجے، انداز گفتگو ، چال ، ڈھال ناز ، نخرے ، قیام و قعود ، حرکات و سکنات اور تمام افعال سے تکبری ظاہر کرے۔ حالانکہ تقویٰ کے بغیر کوئی بھی کسی سے معزز نہیں۔
- ✓ آیت قرآنی ”اللہ کے نزدیکتم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے (سورۃ حجرات ۱۳)
- ✓ انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود کمزور واقع ہوا ہے۔ چنانچہ عام طور پر ہر انسان میں کچھ کمزوریاں اور خامیاں پائی جاتی ہیں۔اگر ہم اپنا جائزہ لیں ، اپنی ذات کے اندر جھانکیں۔ اور اپنے رویوں کا ناقدانہ تجزیہ کریں۔ تو اپنی خامیوں کا بھید پا سکتے ہیں۔
- ✓ اسلام میں خود احتسابی پر زور دیا گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے ہم زندگی کے دن رات میں اس قدر مصروف اور مگن رہتے ہیں کہ ہمیں خود احتسابی کا خیال تک نہیں آتا۔ خود احتسابی پر زور اس لے دیا گیا ہے کہ انسان اگر چاہے اور مصمم ارادہ کرے تو اپنی کمزوریوں پر قابو پانے ، خامیوں کو رفع کرنے اور رویوں کو بہتر بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

- ✓ انسان اس حد تک اپنے آپ پر قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو بری عادت ترک کر سکتا ہے۔ غلط راستہ سے ہٹ سکتا ہے۔ اور اپنی اصلاح کر سکتا ہے۔
- ✓ غور کریں تو آپ محسوس کریں گے کہ انسان کی کچھ خامیاں یا عادات صرف اس کی ذات کو متاثر کرتی ہیں۔ جب کہ کچھ ایسی خامیاں، کمزوریاں اور انداز ایسے ہوتے ہیں جو معاشرے کو متاثر کرتے ہیں۔ یعنی ان سے دوسرے لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں۔
- ✓ مثلاً اگر آپ سگریٹ نوشی، شراب نوشی یا اسی قسم کی دوسری عادات میں مبتلا ہیں۔ تو اس سے بہر حال آپ کی صحت اور زندگی متاثر ہو گی۔ لیکن اگر آپ تکبر، رعونت احساس برتری، جھوٹ، حرام کی آمدنی، دھوکہ دہی وغیرہ وغیرہ کی کمزوریوں، خامیوں اور عادات کے مریض ہیں۔ تو ان سے بہر حال دوسرے لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں۔ مریض کا لفظ میں نے اس لیے استعمال کیا کہ جس طرح جسمانی بیماریاں اور امراض ہوتے ہیں اسی طرح روحانی امراض بھی ہوتے ہیں۔ جسمانی بیماریاں جسم کو بیمار کرتی ہیں۔ اور روحانی امراض روح کو بیکار کرتی ہیں۔ اور کبھی کبھی ان سے روح اور جسم دونوں علیل ہو جاتے ہیں۔
- ✓ ٹائی فائیڈ، پولیو، بخار، کینسر وغیرہ جسمانی بیماریاں ہیں۔
- ✓ جبکہ تکبر، رعونت، جھوٹ، حرص، ہوس، خوشامد، مفاد پرستی، بغض، انتقام، وغیرہ روحانی بیماریاں ہیں۔
- ✓ جسم بیمار ہو تو ضروری نہیں ہے کہ انسان کی روح بھی علیل ہو۔ لیکن اگر

روح امراض یا کسی مرض میں مبتلا ہو تو اس کے اثرات انسانی صحت کے ساتھ ساتھ اس کے کردار اور رویوں پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔

- ✓ روحانی امراض کی فہرست میں سے جس مرض کا انجام سب زیادہ تکلیف دہ اور عبرت ناک دیکھا گیا وہ ہے تکبر، رعونت، گھمنڈ، احساس برتری دوسروں سے حقارت وغیرہ۔ بے شمار حکمران، سیاست دان، افسران، مدیران، ادبی و فلمی ستارے، سائنس دان، خصوصا ڈاکٹرز بلکہ ہر قسم کے ستارے ہیں اور ان میں عام طور پر کسی نہ کسی حد تک، کہیں زیادہ کہیں کم، رعونت اور تکبر رونق افروز دیکھی گئیں۔ بات اکثریت کی ہو رہی ہے کیونکہ ان حضرات میں کہیں کہیں درویش یا درویش نما لوگ ملتے ہیں۔ جن کے باطن خوف خدا سے منور ہے۔ جہاں خوف خدا ہو گا وہاں تکبر اور رعونت جگہ نہیں پا سکتی کیونکہ خوف خدا تمام روحانی بیماریوں کا تریاق ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ بظاہر انسان نمازی، پرہزگار نظر آتا ہو اور اس کے اندر خوف خدا بھی موجزن ہو۔ میں نے اسے لاتعداد نمازی دیکھے جن میں تکبر، گھمنڈ اور رعونت بدرجہ اتم موجود ہے۔ جب کہ خوف خدا کے باعث اللہ سبحانہ کے سامنے جھکنے والے اور سجدہ ریز ہونے والے انسان کے اندر تکبر اور رعونت پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ نماز اور سجدہ انسان کو انسانی برابری، حسن اخلاق، نرمی، رضائے الہٰی، خاکساری اور منکرالمزاجی سکھاتا ہے۔ اگر سجدہ یہ خوبیاں پیدا نہیں کرتا تو اس میں کہیں کمی ہے۔
- ✓ میرے مشاہدے کے مطابق میں نے تکبر اور رعونت کا انجام ہمیشہ

عبرت ناک اور درد ناک دیکھا۔ شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ تکبر اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے جو انسان تکبر میں مبتلا ہوتا ہے۔ دراصل وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور شرک ایسا گناہ ہے، جو معاف بھی نہیں ہوتا۔ اور جس کی سزا اس دنیا میں بھی مل جاتی ہے۔

- ✓ اللہ تعالیٰ نے فرمایاء عظمت میرا تہبند ہے اور کبریائی میری چادر جو کوئی ان دونوں کو مجھ سے چھیننا چاہے گا میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔

(حدیث قدسی)

- ✓ عام طور پر ہم نے حکمرانوں کو تکبر اور رعونت کا شکار دیکھا۔ اور ظاہری مروت کے باوجود اپنے ساتھیوں کو حقارت کا نشانہ بناتے دیکھا۔ یہاں حکمرانوں سے مراد ہر قسم کے حکمران ہیں۔ بڑے۔۔۔ چھوٹے۔۔ اور درمیانے سیاسی اور غیر سیاسی - بعض حکمرانوں کی چال ڈھال، انداز اور حرکات سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کو محض کیڑے مکوڑے اور حقیر سمجھتے ہیں۔ اور ان سے صرف خوشامد، خدمت اور تابع فرمانی کی توقع کرتے ہیں۔عام طور پر خوشامدیوں، حواریوں اور مسخروں نے ان کے ذہنوں میں اس قدر تکبر مہیا کر دیا کہ وہ حرف اختلاف برداشت کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکے ہیں۔ میں نے اسے متکبروں کو اپنی آنکھوں کے سامنے عبرت کا سامان بنتے دیکھا دراصل تکبر انسان کو منتقم المزاج (انتقام لینے والا) بنا دیتا ہے۔
- ✓ چنانچہ متکبر حکمران اختلاف کرنے والوں کی گستاخی کی سزا انتقام کی شکل میں دیتا ہے اور ان کو ان کے استحقاق سے محروم کر دیتا ہے۔ بعض اوقات اس

انتقام کی علامت پولیس ایکشن، انتقامی کارروائی اور قتل ہوتی ہے۔

- ✓ جبکہ عام طور پر اسے گستاخوں کو حکومتی سرد مہری کا نشانہ بنا کر بے اثر اور بے کار بنا دیا جاتا ہے اور ان کے سیاسی مستقبل پر قفل لگا دیا جاتا ہے
- ✓ تکبر، رعونت اور احساس برتری صرف حکمرانوں تک ہی محدود نہیں۔ ہم نے اس مرض کو بیوروکریسی، امراء، ڈاکٹروں، جاگیرداروں، صنعت کاروں اور شہرت یافتہ طبقوں میں نشوونما پاتے بھی دیکھا۔
- ✓ بس اس کی اپنی اپنی قسمیں اور اپنی اپنی سطح ہوتی ہے عام طور پر ہم نے رعونت کو دولت، شہرت، مرتبے سے جنم لیتے دیکھا۔ لیکن زندگی کے سفر میں کچھ ایسے لوگ بھی ملے جن کی شخصیت کے تانے بانے میں رعونت اس طرح شامل ہے۔ وہ ان کی زندگی، انداز اور رویے کا حصہ بن گئی ہے۔
- ✓ کچھ مقامات پر چھوٹے برتن میں زیادہ پڑا تو میں نے ان کے ظرف کو تکبر کے نشے میں مہکتے دیکھا، کچھ دانشوروں کو علمی رعونت کے مرض میں مبتلا دیکھا۔ اور اکثر شہرت یافتہ حضرات کو احساس برتری کا شکار دیکھا جو ایک طرح کا تکبر ہی تھا۔
- ✓ شہرت یافتہ اقسام میں اینکر پرسن، ٹی بی کی اسکرینوں پر نظر آنے والے چہرے، کالم نگار، لکھاری، مدیر، شاعر، ڈاکٹر، اداکار وغیرہ وغیرہ شامل تھے جن میں سے اکثر اپنی قابلیت تحریر، شہرت، حسن، مقبولیت اور انا کے مریض اور اسیر ہیں اللہ معاف کرے۔ ان میں سے اکثر کو جوانی میں ستاروں پر قدم رکھتے اور بڑھاپے میں عبرت کی تصویر بنے دیکھا۔ زندگی کا یہ مشاہدہ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ تکبر کا انجام بہر حال دردناک

ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ایسا گناہ ہے جس کی سزا عام طور پر مختلف صورتوں میں اسی جہان میں ہی مل جاتی ہے۔ اگلے جہان میں کیا ہوگا؟اس کا علم صرف رب تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ جس کا نمونہ اوپر قرآن وحدت میں بیان کیا گیا ہے فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَار

- ✓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔
- ✓ اور تکبر جنت کے آگے حجاب ہے کیونکہ وہ بندے اور مومنوں کے اخلاق میں حائل ہو جاتا ہے۔ متکبر آدمی طاقت نہیں رکھتا کہ مومنوں کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہ تواضع پر قادر نہیں ہوتا۔ نہ غصے، کینے اور غضب کو چھوڑ سکتا اور نہ نصیحت قبول کرتا۔ اسی طرح لوگوں کو حقیر سمجھنے اور ان کی غیبت کرنے سے بھی نہیں بچ سکتا۔ غرض جو بھی بُرا خُلق ہے وہ اس کے لئے لازم ہے
- ✓ تکبر کی بدترین قسم وہ ہے جو متکبر کو علم کے استفادے، قبول حق اور اس کی اطاعت سے روک دے کبھی حق کی فرمانبرداری کے لئے اس کا نفس اس کی پیروی نہیں کرتا۔
- ✓ رسول ﷺ نے فرمایا"تکبر حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔"
- ✓ تکبر بادشاہوں، حکمرانوں، سیاست دانوں، ڈاکٹروں کے علاوہ علماء میں بھی ہوتا ہے بادشاہ وغیرہ اپنے۔ لشکر و کارکنوں کی کثرت پر تکبر کرتے ہیں اور علماء اپنے شاگردوں کی کثرت پر۔ ہر آدمی جس چیز کو کمال سمجھتا

ہے اگرچہ وہ حقیقت میں کمال نہ ہو اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ فاسق آدمی اپنی بد کرداری اور شراب نوشی پر بھی فخر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اسے کمال سمجھتا ہے۔

تکبر کا علاج :

✓ معلوم ہونا چاہیئے تکبر ایسی مہلک چیز ہے کہ اس کا فوراً علاج کرنا چاہیئے کیونکہ اس کے علاج میں دو مقام ہیں۔ پہلا مقام اس کی جڑیں اکھاڑنے اور درخت کاٹنے کا طریقہ ہے اور وہ اس طرح ہے کہ انسان اپنے نفس کو پہچانے اور اپنے رب کو و پہچانے کیونکہ جب وہ اپنے نفس کو اچھی طرح پہچان لے گا تو اسے معلوم ہوگا کے وہ کمزور سے زیادہ کمزور ہے۔ پہلے نطفہ، پھر جمع ہوا خون، پھر گوشت کا لوتھڑا اور پھر وہ چیز جیسے قابل ذکر کہا جاسکے۔ پہلے وہ بے جان تھا، نہ سنتا تھا، نہ دیکھتا تھا، نہ محسوس کر سکتا تھا اور نہ حرکت کر سکتا تھا۔ گویا زندگی سے پہلے وہ مردہ تھا۔ طاقت سے پہلے کمزور تھا۔ اور دولت مند ہونے سے پہلے تنگدست تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ''اسے کس چیز سے پیدا کیا، نطفے سے اسے پیدا کیا، پھر اس کا ایک اندازہ رکھا، پھر اس کا راستہ آسان کیا۔ پھر ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنایا۔'' اللہ تعالیٰ نے اسے موت کے بعد زندہ کیا۔ اس کی تصویر اچھائی بنائی اور اسے دنیا کی طرف نکلا۔ پھر اسے پیٹ بھر کے کھلایا اور پلایا اور لباس پہنایا اور اس کی رہنمائی کی۔ اسے قوت بخشی۔ پھر جس کی ابتداء یہ ہو وہ کس بات پر تکبر اور فخر کرے۔ اگر انسان کا وجود ہمیشہ اس کے اختیار

میں ہوتا، تو پھر بھی اس کی سر کشی کی کوئی وجہ ہوتی، لیکن ایسا نہیں ہے ۔اس پر متضاد واخلاط اور ہولناک بیماریاں مسلط رہتی ہیں۔ ادھر اس کی بنیاد پوری ہوئی۔ ادھر وہ کمزور ہوئی اور گری۔ اسے اپنی جان کے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں ہے۔ وہ کوئی چیز یاد کرتا ہے تو اسے بھول جاتا ہے۔ کسی چیز کو مزیدار سمجھ کر کھاتا ہے تو وہ اس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ کسی چیز کو خواہش کرتا ہے تو وہ اسے ملتی نہیں۔ اور پھر اس سے مطمئن نہیں کہ ناگہانی طور پر اس کی زندگی چھین لی جائے گی۔ وہ اس کی ابتدائی زندگی۔ رہا انجام تو وہ موت ہے جو اسے پہلے کی طرح بے جان بنا دے گی۔ پھر اسے مٹی میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ ایک بدبودار مردہ ہوگا۔ اس کے اعضا گل سڑ جائیں گے۔ ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گے۔ کیڑے اس کے اجزاء کھائیں گے اور بالآخر وہ مٹی بن جائے گا۔

- ✓ پھر اسی پر خاتمہ نہ ہو جائے گا بلکہ اس کے متفرق اجزاء پھر جمع کیے جائینگے اور اسے قیامت کے میدان میں حاضر کیا جائیگا۔ وہ دیکھے گا زمین بدلی ہوئی ہے۔ پہاڑ چل رہا ہیں۔ آسمان پھٹا ہوا ہے۔ ستارے بے نور ہو گئے ہیں۔ سورج کی شعاعیں لپیٹ کر الگ رکھ دی گئی ہیں۔ حالات تاریکی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور جہنم کی بھاپ شور برپا کئے ہوئے ہیں۔ اور صحیفے کھلے ہوئے ہیں۔ اس سے کہا جائے گا۔ ”اپنی کتاب پڑھ اور تیرا اپنا نفس ہی آج تیرا حساب لینے کے لئے کافی ہے،،
- ✓ وہ کہے گا میری کتاب؟ کون سی کتاب؟ تو کہا جائے گا جس زندگی پر تو بڑا

خوش تھا اور جس کی نعمتوں پر تو اکڑا پھرتا تھا۔ اس زندگی میں تجھ پر دو فرشتے مقرر کیے گئے تھے جو تو بولتا تھا یا کرتا تھا وہ لکھتے جاتے تھے۔ خواہ وہ تھوڑا تھا یا زیادہ۔ تیرا اٹھنا، بیٹھنا اور کھانا، پینا سب کچھ نامۂ اعمال میں درج کیا جاتا تھا۔ تو ان چیزوں کو بھول چکا ہے۔ لیکن اللہ نے ان کو گن رکھا تھا۔ تو اب اس کا حساب دینے کے لئے تیار ہو جا۔ جس کا یہ حال ہو اس کا تکبر کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ جس کی یہ حالت ہو اُسے اب غلطی کے معاف ہو جانے کا بھی یقین نہ ہو تو وہ تکبر کیسے کر سکتا ہے اور کون ہے جو سزا کے لائق گناہوں سے بچ سکتا ہے ؟اس کی مثال تو اس آدمی جیسے ہے جس نے بادشاہ کا گناہ کیا ہو اور وہ ہزار کوڑے سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہو۔ پھر اسے قید میں ڈالا جائے تاکہ اسے نکال کر سزا دی جائے۔ اور وہ انتظار کر رہا ہو کہ سزا کے لئے اُسے بلایا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ قید خانے والوں پر تکبر کرے گا؟

دوسرا مقام

- ✓ نسب کی برتری کے خیال سے بھی انسان کے دل میں تکبر پیدا ہوتا ہے تو جس کو نسب کی وجہ سے تکبر ہو۔ اسے جاننا چاہے کہ یہ تو دوسرے کی خوبی سے عزت حاصل کرنا ہے۔ ایسی صورت ہو تو اپنے آباؤ واجداد کی اصلیت کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ معلوم ہو گا وہ بھی اسی طرح عالم وجود میں آئے تھے جس طرح عام انسان پیدا ہوتے ہیں۔
- ✓ جس میں خوبصورتی کی وجہ سے تکبر ہو۔ اسے عقلمندوں کی طرح اپنے باطن کی طرف دیکھنا چاہیے۔ اور چار پایوں کی طرح ظاہر کو نہ دیکھنا چاہیے۔

- ✓ جس میں جسمانی طاقت کی وجہ سے تکبر پیدا ہو۔ اسے جاننا چاہے کہ اگر اس کی ایک رگ میں درد اٹھے تو وہ ہر عاجز سے زیادہ عاجز ہو جائے گا اور ایک دن کا بخار اس کی اتنی قوت تحلیل کر دے گا جو مدت تک پوری نہ ہو گی اگر اس کے پاؤں میں ایک کانٹا چبھ جائے تو اسے عاجز کر دے گا اور اگر ایک کھٹمل اس کے کان میں داخل ہو جائے تو اسے بے قرار کر دے گا۔ جو دولت کی وجہ سے تکبر کرے تو اسے چاہیے۔ اس حقیقت سے آگاہ ہو کہ یہودی سب سے زیادہ مالدار ہیں ، بس تُپ ہے اس بزرگی پر جس میں یہودی بھی اس سے آگے بڑھ جائے۔ اور جیسے چور ایک لمحے میں چھین کر لے جائے۔اور اس کا مالک ذلیل ہو جائے۔جو علم کی وجہ سے تکبر کرے۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی حجُت جاہل کی نسبت عالم پر زیادہ سخت ہے۔ اسے چاہیے اس عظیم خطرے کو محسوس کرے جو اس کے سامنے ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہے کہ یہ خطرہ اتنا ہی بڑا ہو گا جتنا بڑا مرتبہ ہو گا۔
- ✓ نیز یہ بھی جاننا چاہے کہ تکبر کرنا صرف اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اور جب وہ تکبر کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ اور ناراضگی ہو گی اللہ عاجزی اور تواضع کو پسند کرتا ہے۔ بس اسی طرح ہر ایک اخلاق رزیلا کا علاج اس کی ضد سے کرے اور تواضع اختیار کرے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ دوسرے اخلاق کی طرح اس خُلق کا بھی دو طرفین اور ایک درمیان ہے۔ جو زیادہ کی طرف مائل ہے اس کا نام تکبر ہے۔ جو نقصان کی طرف مائل

ہے اسے خِسّت اور ذِلّت کہتے ہیں۔ اور درمیان کا نام تواضع ہے اور یہی محمود ہے، جو اپنے ساتھیوں پر برتری جتائے وہ متکبر ہے اور جس نے پستی ظاہر کی وہ متواضع ہے۔ گویا اس نے اپنے مرتبے سے کچھ چیز گھٹا دی لیکن اگر کسی عالم کے پاس کوئی موچی یا اس حیثیت کا کوئی شخص جائے اور عالم اس کو اپنی جگہ بیٹھائے۔ پھر اس کا جوتا لا کر اس کے سامنے رکھے اور جب وہ رخصت ہو تو دروازہ تک اس کے ساتھ جائے تو اس عالم نے ذلت کو پسند کیا اور یقینا یہ بات اچھی نہیں۔ اچھی چیز اعتدال ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک حق دار کو اس کا حق ادا کرے۔ معمولی لوگوں میں تواضع یہ ہے کہ ان کے سوال کے جواب میں ان پر نرمی کرے اور نرم انداز سے گفتگو کرے۔ ان کی دعوت قبول کرے ان کی حاجت پوری کرنے میں کوشش کرے۔ ان کی تحقیر نہ کرے۔ اور انہیں ذلیل نہ سمجھے،

خود نمائی: خود نمائی سے مراد ہے اپنی ذات، اعمال، کامیابیوں، یا خوبیوں کو نمایاں کر کے دوسروں کے سامنے پیش کرنا تاکہ ان کی نظر میں اپنی عزت اور مقام بڑھایا جاسکے۔ یہ عمل عمومی طور پر خود کو برتر ثابت کرنے یا دوسروں کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔ خود نمائی کی علامات: اپنی تعریف کرنا: خود نمائی کرنے والا شخص اکثر اپنے کارناموں اور صلاحیتوں کا ذکر کرتا رہتا ہے، چاہے وہ موقع مناسب ہو یا نہ ہو۔ دوسروں کی توجہ حاصل کرنا: دوسروں کی تعریف، توجہ یا تعریف کی جستجو میں رہنا اور ایسی حرکتیں کرنا جن سے لوگ اس کی تعریف

کریں۔ بالغہ آرائی: اپنی خوبیوں اور کامیابیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا اور حقیقت سے زیادہ اہمیت دینا۔ دوسروں پر برتری جتانا: اپنی حیثیت، مال و دولت، علم یا طاقت کو دوسروں کے سامنے فخر کے ساتھ ظاہر کرنا تاکہ وہ اس کی برتری کو تسلیم کریں۔ اسلام میں خودنمائی کی مذمت: اسلام میں خودنمائی کو ناپسند کیا گیا ہے، کیونکہ یہ عمل ریاکاری اور تکبر کی طرف لے جاتا ہے، اور انسان کو اللہ کی خوشنودی کے بجائے لوگوں کی تعریف کا محتاج بنا دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: "جو لوگ اپنے اعمال پر فخر کرتے ہیں اور وہ نہیں کرتے جو ان کے لیے کیا گیا ہو، وہ اللہ کے غضب کا شکار ہیں۔"

(سورہ آل عمران: 188)

- ✓ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی مذمت کی ہے جو خودنمائی کے ذریعے لوگوں سے تعریف کی توقع رکھتے ہیں اور دکھاوا کرتے ہیں۔ احادیث مبارکہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دنیا میں شہرت کی نیت سے کوئی عمل کرے گا، قیامت کے دن اللہ اسے اسی طرح لوگوں کے سامنے ظاہر کرے گا اور اسے ذلیل کرے گا۔" (مسلم) آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو شہرت اور فخر کے لیے اعمال کرتا ہے۔
- ✓ خودنمائی کے نقصانات: روحانی نقصان: خودنمائی سے انسان کی نیت خراب ہو جاتی ہے اور اللہ کی رضا کے بجائے دنیاوی شہرت اور تعریف اس کا مقصد بن جاتی ہے۔ ریاکاری: خودنمائی ریاکاری کو فروغ دیتی ہے، جس سے اعمال کا اجر ختم ہو جاتا ہے۔ تکبر: خودنمائی انسان کو تکبر کی طرف

لے جاتی ہے، جس سے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور وہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ سماجی تعلقات میں خرابی: خود نمائی سے دوسروں کے ساتھ تعلقات خراب ہو سکتے ہیں کیونکہ لوگ خودپسند اور دکھاوا کرنے والے افراد سے دور رہتے ہیں۔ خود نمائی سے بچنے کے طریقے: اخلاص نیت: ہر عمل کو خالص اللہ کی رضا کے لیے کریں اور دنیاوی تعریف اور شہرت کی خواہش سے بچیں۔

- ✓ عاجزی اپنانا: عاجزی اور انکساری اختیار کریں اور اپنے کارنامے اور کامیابیاں پوشیدہ رکھیں، کیونکہ اللہ عاجزی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ریا سے بچنا: اپنے اعمال میں دکھاوے سے بچیں اور صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے کام کریں، نہ کہ لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے۔
- ✓ اللہ کی طرف رجوع: اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو شہرت، خودپسندی اور ریاکاری سے محفوظ رکھے اور آپکے دل میں اخلاص پیدا کرے۔

خود نمائی ایک خطرناک رویہ ہے جو انسان کے روحانی اور اخلاقی معیار کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اسلام میں اس کی سخت مذمت کی گئی ہے، اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نیتوں کو خالص رکھیں، عاجزی اپنائیں، اور اپنی نیکیاں اور کامیابیاں چھپائیں تاکہ وہ صرف اللہ کے نزدیک مقبول ہوں، نہ کہ لوگوں کی نظروں میں۔

- ✓ خودپسندی: خودپسندی ایک نفسیاتی اور اخلاقی کیفیت ہے جس میں انسان اپنی ذات، صلاحیتوں، یا کامیابیوں کو غیر ضروری طور پر بڑا سمجھنے لگتا ہے

اور دوسروں کو کم تر جانتا ہے۔ خودپسندی انسان کے دل میں غرور اور تکبر کو جنم دیتی ہے، جو کہ اخلاقی طور پر نقصان دہ ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک ناپسندیدہ صفت ہے۔خودپسندی کی علامات: اپنی تعریف کرنا: خودپسند انسان اپنے ہر کام اور صلاحیت کی تعریف کرتا ہے اور دوسروں سے تعریف کی توقع رکھتا ہے۔دوسروں کو کم تر سمجھنا: خودپسندی میں مبتلا شخص دوسروں کو کمتر سمجھتا ہے اور انہیں اہمیت نہیں دیتا۔نصیحت قبول نہ کرنا: خودپسند انسان نصیحت یا مشورہ قبول کرنے کو اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے۔

- ✓ کامیابیوں پر فخر کرنا: اپنی کامیابیوں اور کارناموں پر ضرورت سے زیادہ فخر کرتا ہے اور دوسروں کی کوششوں کو نظر انداز کرتا ہے۔اسلام میں خودپسندی کی مذمت: اسلام میں خودپسندی کو ناپسندیدہ اور نقصان دہ سمجھا گیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تکبر اور غرور کو شیطان کی خصوصیت قرار دیا ہے، جبکہ عاجزی اور تواضع کو مؤمن کی پہچان بتایا ہے۔قرآن مجید میں: "اور مت چل زمین پر اِترا کر، بے شک تُو زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔(سورہ الاسراء: 37)
- ✓ احادیث مبارکہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر رکھے گا، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔" (مسلم)
- ✓ شیطان کی خودپسندی: شیطان کی سب سے بڑی لغزش خودپسندی اور تکبر تھی، جب اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور

کہا: "میں ان سے بہتر ہوں، تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے۔" (سورہ الاعراف: 12) خود پسندی سے بچنے کے طریقے: اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا: ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ تمام کامیابیاں اور صلاحیتیں اللہ کی طرف سے ہیں اور انسان کا ان میں کوئی کمال نہیں۔ عاجزی اختیار کرنا: اپنے دل میں تواضع اور انکساری کو فروغ دیں اور ہمیشہ دوسروں کی عزت کریں۔

- ✓ نصیحت کو قبول کرنا: دوسروں کی تنقید اور نصیحت کو دل سے قبول کریں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔ موت اور آخرت کو یاد رکھنا: دنیا کی عارضی کامیابیاں اور مال و دولت کا فخر بے بنیاد ہے، جبکہ آخرت کی تیاری اصل مقصد ہے۔ خود پسندی نہ صرف روحانی نقصان کا باعث بنتی ہے بلکہ انسان کو دوسروں سے دور اور تنہا کر دیتی ہے۔ اس لیے خود پسندی سے بچنا اور عاجزی کا رویہ اپنانا ضروری ہے۔
- ✓ تواضع کی حقیقت : تواضع کا مطلب ہے عاجزی، انکساری، اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کے بجائے دوسروں کی عزت اور وقار کو تسلیم کرنا۔ تواضع ایک عظیم اخلاقی خوبی ہے جو انسان کو تکبر اور غرور سے بچاتی ہے اور اسے انسانیت، خلوص اور انکساری کے راستے پر ڈالتی ہے۔ تواضع کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کی عظمت کو پہچانے، اپنی عاجزی کا اعتراف کرے، اور دوسروں کو اپنے سے کمتر نہ سمجھے۔ تواضع کے ذریعے انسان اپنے دل میں فخر اور خود پسندی کو ختم کرتا ہے، اللہ کے سامنے اپنی عاجزی ظاہر کرتا

ہے، اور مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک اور ہمدردی کا رویہ اپناتا ہے۔ تواضع ایک ایسی خوبی ہے جس کی تعلیم قرآن، سنت اور دیگر آسمانی ادیان میں بار بار دی گئی ہے۔ یہ انسانی زندگی میں اخلاقی ترقی کا ذریعہ بنتی ہے اور اللہ کے قریب ہونے کا وسیلہ فراہم کرتی ہے۔ تواضع اختیار کرنے کے لیے ہمیں اپنی عاجزی کو سمجھنا، دوسروں کی عزت کرنا اور اللہ کی عظمت کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔

- ✓ قرآن و سنت میں تواضع کے بارے میں تعلیمات: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر تواضع اور انکساری کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے: "اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں، اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلامتی کے ساتھ جواب دیتے ہیں۔" **(سورہ الفرقان، 63)**
- ✓ اس آیت میں عاجزی اور انکساری کو اللہ کے خاص بندوں کی صفت بتایا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے۔" **(مسلم)**
- ✓ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم سب تواضع اختیار کرو، تاکہ کوئی بھی دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی بھی دوسرے پر ظلم نہ کرے۔" **(ابو داؤد)**
- ✓ آسمانی مذاہب و ادیان میں تواضع کی تعلیمات: یہودیت: یہودیت میں بھی تواضع کو اہم اخلاقی اصول سمجھا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو

تورات میں بطور ایک بہت ہی متواضع شخص پیش کیا گیا ہے۔ " موسیٰ انسانوں میں سب سے زیادہ متواضع شخص تھا۔ " (گنتی 12:3)

- ✓ عیسائیت: عیسائیت میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عاجزی اور انکساری کی تعلیم دی۔ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص اپنے آپ کو بڑا کرے گا، وہ چھوٹا کیا جائے گا، اور جو اپنے آپ کو چھوٹا کرے گا، وہ بڑا کیا جائے گا۔ " (متی 23:12)
- ✓ اسلام: اسلام میں تواضع کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے اور تکبر کی مذمت کی گئ ہے۔ مسلمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے دل کو فخر اور غرور سے پاک رکھے اور دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور انکساری سے پیش آئے۔تواضع اختیار کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟
- ✓ خود پسندی سے بچنا: اپنے نفس کی خواہشات پر قابو پائیں اور اپنی کامیابیوں پر فخر نہ کریں۔اللہ کی بڑائی کو سمجھنا: جب انسان اللہ کی عظمت کو پہچانتا ہے تو وہ اپنے آپ کو چھوٹا اور عاجز محسوس کرتا ہے۔دوسروں کی عزت کرنا: دوسروں کے ساتھ نرم دلی، محبت اور عزت سے پیش آئیں۔اپنے عیبوں پر نظر رکھنا: انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے عیبوں کو پہچانے اور دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالے۔دوسروں کا احترام کریں: انسان کو ہمیشہ دوسروں کا احترام کرنا چاہیے۔ چاہے وہ کسی بھی طبقے، مذہب یا قوم سے تعلق رکھتا ہو۔اپنی کمزوریوں کو تسلیم کریں: انسان کو اپنی کمزوریوں کو تسلیم کرنا چاہیے اور ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔اپنی

کامیابیوں پر مغرور نہ ہوں: انسان کو اپنی کامیابیوں پر مغرور نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان کا شکرادا کرنا چاہیے۔اپنی ناکامیوں پر مایوس نہ ہوں: انسان کو اپنی ناکامیوں پر مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان سے سبق سیکھنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ پر توکل کریں: انسان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے اور اس سے مدد مانگنی چاہیے۔تواضع ایک ایسی صفت ہے جو انسان کو بہتر بناتی ہے اور اسے خوشی اور سکون عطا کرتی ہے۔ تواضع اختیار کرنے والا انسان ہمیشہ عزت و احترام کا پاترا ہوتا ہے۔اللہ سے عاجزی اور انکساری کی دعا مانگنا اور اپنے دل کو تکبر اور غرور سے محفوظ رکھنا۔تواضع ایک ایسی عظیم الشان صفت ہے جو انسان کو دوسروں سے جوڑتی ہے اور معاشرے میں امن و امان کا باعث بنتی ہے۔ یہ ایک ایسی صفت ہے جسے اسلام نے بہت اہمیت دی ہے۔ تواضع کا مطلب ہے غرور و تکبر سے بچنا، دوسروں کا احترام کرنا اور اپنی کمزوریوں کو تسلیم کرنا۔

وما توفیقی إلا باللہ

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
5 ہزار ملکی و غیر ملکی طلبہ کا تعلیم و تربیت کا بین الاقوامی مرکز
پانی کے بحران سے دوچار
ہنگامی بنیاد پر 3 کنوؤں کی بورنگ کا آغاز
فی بورنگ خرچہ:
54 لاکھ 61 ہزار روپے
تین بورنگ کا خرچہ:
ایک کروڑ 63 لاکھ 83 ہزار روپے
DONATE NOW
آپ کا عطیہ، ایک قطرہ، ایک سمندر
ٹوٹل یونٹ: 16383
فی یونٹ خرچہ: 1000 روپے
UAN NO: 021-111-822-111
OFFICE NUMBER:
WHATTSAP